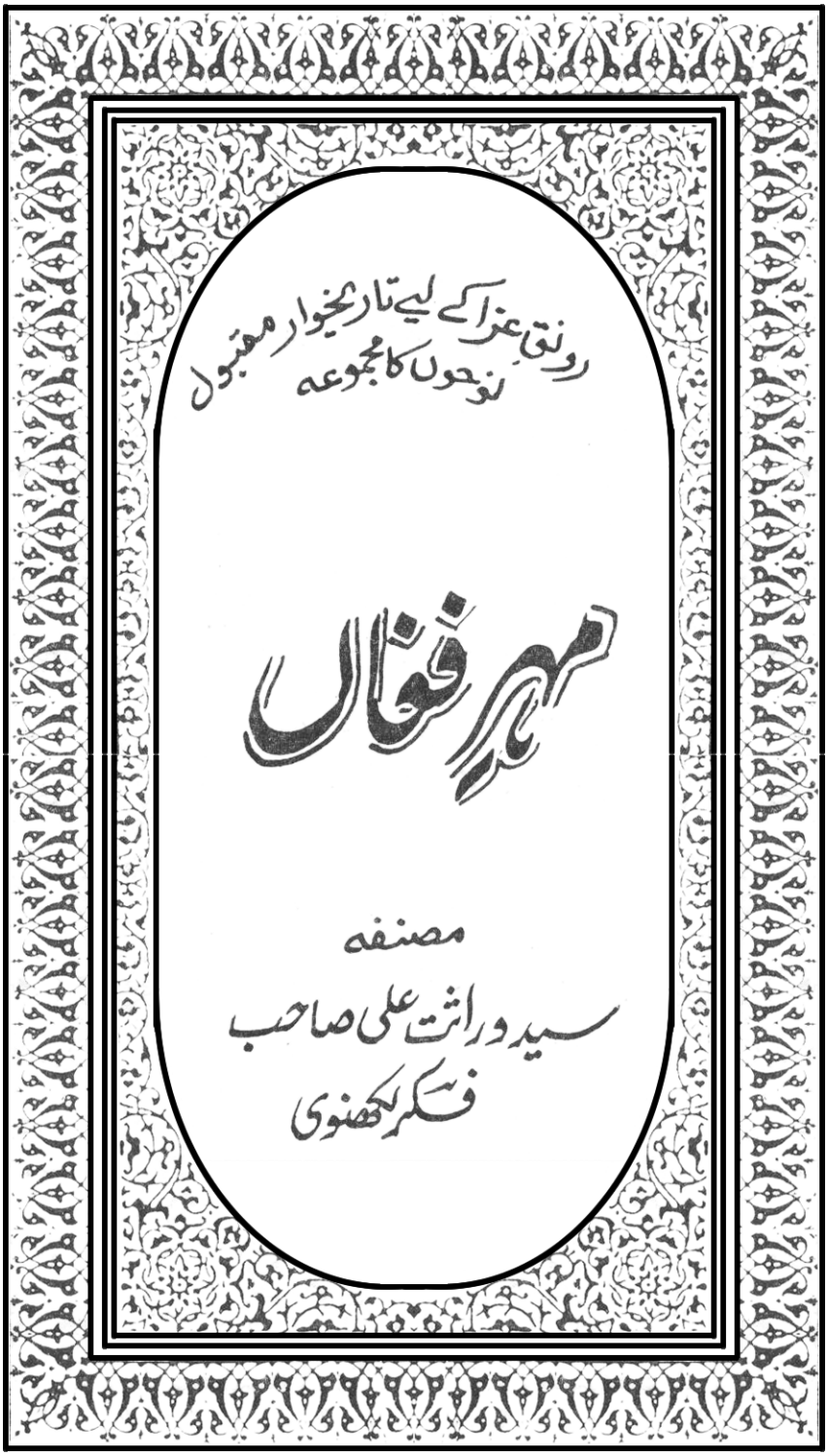
Taareekhwaar NauhoN Ki BAYAAZ

Mehr-E-FughaaN



Syed Wirasat Ali Saheb(Fikr* Lucknawi)

Please Recite Fateha for Marhoom (Syed Wirasat Ali Rizvi ibne Syed Mustafa Husain Rizvi)

INTRODUCTION – JANAAB ASR LUCKNAVI

تعارف

"مہرِ فغاں" عزیزی سید وراثت علی کے مصنفہ نوجوان کا مجموعہ ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوشی ہوئی کہ نوحوں میں جو خوبیاں ہونا چاہیئے یہاں موجود ہیں۔ زبان کی سادگی و صفائی و سلاست کے ساتھ ساتھ اظہارِ جذبات میں حسن ہے، خلوص ہے، صداقت ہے اور اسی میں نوحوں کے پُر تاثیر و مسکی ہونے کا راز ہے۔

اس مجموعے کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ ہر تاریخِ غم کے واسطے الگ الگ نوحے ہیں اور ہر معصوم کی وفات یا شہادت کی تاریخیں بھی درج ہیں۔

میری دعا ہے کہ یہ نوحے مقبول ہوں اور ایصالِ ثواب کا وسیلہ بنیں۔

اثر لکھنوی

۱۴ر جولائی ۱۹۵۵ء

FOREWARD – SYED WIRASAT ALI RIZVI

عرضِ فکر

میری زندگی کچھ اس قدر آلام و افکار میں گزری کہ برادرم مولوی سید ظفر حسین صاحب ظفرؔ نے فکرؔ تخلص ہی رکھ دیا۔ شاعری کے لیے دماغی سکون و اطمینان چاہیئے جو بدقسمتی سے میرے واسطے اب تک مفقود ہے۔ تخلص محض چند نوحوں کی بیاض (مہرِ فغاں) تک محدود ہو کر رہ گیا ہے۔ اگر برادرِ محترم عالیجناب نواب جعفر علی خاں صاحب اثرؔ لکھنوی اصلاحی نظر سے ملاحظہ فرمانے کے بعد ہمت افزائی نہ فرماتے تو مجھے اس بیاض کو چھپوانے کی جرأت ہی نہ ہوتی۔ میں موصوف کا صدقِ دل سے نہایت شکر گزار ہوں۔

سید وراثت علی
فکرؔ لکھنوی

مورخہ ۲۷ جولائی ۱۹۵۵ء

تاریخ انتقال ۱۰ ستمبر ۱۹۶۰ء

INDEX

Contents

CHAAND RAAT - SHAB E AAGHAAZ'E MAAH E MOHARRAM 6
PAHLI MOHARRAM 7
DOOSRI MOHARRAM 8
TEESRI MOHARRAM 9
CAUTHI MOHARRAM 10
PAANCHVIN MOHARRAM 11
CHATI MOHARRAM 12
SAATVEEN MOHARRAM 13
AATHVEEN MOHARRAM 14
SHAHAADAT'E HAZRAT ABBAS (AS) 15
SHAB'E AASHOOR, 9 MOHARRAM 17
UDHAR TO FATAH KI FAUJE 18
“SAWAARI” RUKHSAT'E IMAM E HUSSAIN (AS) 19
ALWIDAA: BARAAEY, 10 - MOHARRAM 20
RUKHSATE AAKHIR IMAAM HUSSAIN (AS) 21
TASHT'E PURKHOON MEIN NAZAR 22
PYAAS ATFAAL'E SHAHE DEEN KI BUJHAANE KE LIYE 23
PAAMAAL KARKEY 24
JANABE ALI ASGHAR (AS) 25
BARAAEY ROAZ E AASHOORAH (SHAAME GHAREEBAAN) 26
SABR KI TASWEER 27
ITRAT'E AALE NABI YAAN 28
PHOOL TO DO DIN 29
HAZRAT ALI AKBAR AUR HAZRAT ALI ASGHAR (AS) 31
IMAM HUSEIN 32
SHAHEED ZAHER SE HONA TO THA 33

BARAAEY 11 MOHARRAM 34
BARAAEY SUYYUM 35
BARAAEY DUSWAAN (20 MOHARRAM) 36
SHAHAADAT HAZRAT IMAM ZAINAL AABEDIN (AS) 37
BARAAEY BEESWAAN 38
BAR WAFAAT HAZRAT SAKINA (AS) 39
BARAAEY MAHEENA 40
BARAAEY CHEHLUM 41
BARAAEY HAZRAT MOHAMMED E MUSTAFA (SAWAW AUR IMAM HASAN (AS) 28 SAFAR 42
SHAHADAT IMAM HASAN ASKARI (AS) 43
BARAAEY JANAB'E FATIMA ZAHRA (AS) 44
SHAHADAT HAZRAT IMAM ALI NAQI (AS) 45
SHAHADAT HAZRAT IMAAM JAFER E SADIQ (AS) 46
SHAHADAT HAZRAT IMAAM MOOSIYE KAZIM (AS) 47
BARAAEY 19, RAMADHAAN – HAZRAT ALI (AS) 48
SHABE SHAHADAT AMEERUL MOMENEEN (AS) 49
SHAHADAT'E AMEERUL MOMENEEN (AS) 50
SHAHADAT HAZRAT IMAAM ALI RAZA (AS) 51
SHAHADAT HAZRAT IMAAM MOHAMMED TAQI (AS) 52
SHAHADAT HAZRAT IMAM MOHAMMED BAQER (AS) 53
SHAHADAT HAZRAT MUSLIM IBNE AQEEL (AS) 54
QASEEDAH WILADAT IMAM E ZAMANA (AS) 58
SECOND-LAST PAGE 55
LAST PAGE 57

CHAAND RAAT - SHAB E AAGHAAZ'E MAAH E MOHARRAM

شبِ آغاز ماہ محرم
۲۹ ذی الحجہ

نوحہ

کھنچی ہے تیغ کہ ہے چرخ پُر ہلال عزا
سوادِ شب ہے کہ خیموں سے ہے دھواں اٹھا

نہ چاند دیکھتے ہی کس طرح بہیں آنسو
اِسی مہینہ میں احمدؐ کا گھر تباہ ہوا

یہ چاند وہ ہے کہ دسویں کو جس کی ہائے غضب
سرِ حسینؑ ہوا وقتِ عصر تن سے جُدا

یہی وہ چاند ہے جس میں کہ اہلِ کوفہ نے
جلائے خیمے اور اہلِ حرم کو لوٹ لیا

امام وقت جو تھے بعد سرورِ ذیشاں
اسی مہینہ میں اعدا نے ان کو لوٹ لیا

ہوا تھا جن کے مکاں سے رواج پردے کا
اسی مہینہ میں چھینی سروں سے اُن کے رِدا

تھے جمع کوچہ و بازار میں تماشائی
ہجومِ عام میں اہلِ حرم کا سر تھا کھلا

خدا کے واسطے کچھ ظالموں ترس کھاؤ
ہجومِ عام کجا آلِ بوتراب کجا

یزید تخت پہ ہے زیرِ تخت فرقِ امام
سرِ حسینؑ کجا مجلسِ شراب کجا

ہے اشتیاقِ زیارت سے ہند میں بیتاب
بلا لو فکر کو روضہ پہ اپنے اے مولا

PAHLI MOHARRAM

پہلی محرم

نوحہ

اے مومنو جس ماہ میں مارے گئے سرورؑ، اس کی ہے یکم آج
جس ماہ میں ننگے پھریں زینبؑ مضطر، اس کی ہے یکم آج

مشکیزہ سکینہؑ کا لئے نہر پہ آکے، شانوں کو کٹا کے
جس ماہ میں مارے گئے عباسِ دلاور، اس کی ہے یکم آج

بعد رفقا قتل کے میدان میں آئے، برچھی کی انی سے
جس ماہ میں مارے گئے ہمشکلِ پیمبرؐ، اسکی ہے یکم آج

جنگاہ میں ہاتھوں پہ شہ ہر دو سرا کے، لب خشک دکھا کے
جس ماہ میں بے شیر سدھارا سوئے کوثر، اس کی ہے یکم آج

جس ماہ میں سر تن سے جدا ہو گیا شہ کا، افسوس کی ہے جا
جس ماہ میں ترخوں سے ہوا شمر کا خنجر اسکی ہے یکم آج

سر پیٹو محبو کہ شہ کون و مکاں کی، سلطانِ زماں کی
جس ماہ میں پامال ہوئی لاش مطہر، اس کی ہے یکم آج

زہراؑ اور رسولِ مدنی، حیدرِ صفدر اور حضرت شبیرؑ
جس ماہ میں بے چین رہے قبر کے اندر، اسکی ہے یکم آج

کیوں فکر محرم میں بھی کیا دل کو ہو فرحت، اک گو نہ مسرت
جس ماہ میں میں جاؤں گا قبرِ شہِ دیں پر، اس کی ہے یکم آج

DOOSRI MOHARRAM

دوسری محرم

نوحہ

دوسری ماہِ محرم کی ہے روئیں مومنیں
کربلا میں آچکے ہیں مالکِ خُلدِ بریں

بست و ہشتم کو رجب کی جب چلے سلطانِ دیں
اور آمادہ ہوئی چلنے پہ بیمار و حزیں

شہ نے فرمایا کہ بیماری میں کیونکر ساتھ لوں
فاطمہ صغراؑ ابھی کچھ روز تم ٹھہرو یہیں

جب کسی جا پر سہارا ہوگا اے بیٹی قیام
بھیج کر اکبرؑ کو بلوالیں گے ہم تم کو وہیں

شہؑ سے صغراؑ نے کہا اچھا اگر جاتے ہیں آپ
رہنے دیجئے میرے چھوٹے بھائی کو بابا یہیں

جان سے اپنی زیادہ ہے مجھے اصغرؑ عزیز
اسکی فرقت میں میں مرجاؤنگی بیمار و حزیں

بعد اس کے گود میں صغراؑ نے اصغرؑ کو لیا
اور کہا رو کر سدھاریں اب شہ دنیا و دیں

جب بہت اصرار اصغرؑ کے لیے شہ نے کیا
تب یہ باتیں یاس و حسرت سے بھری صغراؑ نے کیں

خود سے گر اصغرؑ چلا جائے کسی کی گود سے
تو خوشی سے ساتھ لے جاویں امام اتقیں

سُن کے یہ پھیلائے سب نے ہاتھ اصغرؑ کی طرف
پر نہ اترا گود سے وہ کوکب چرخِ بریں

نزد اصغرؑ اس کے بعد آئے حسینؑ ابن علیؑ
اور کہا یہ کان میں اصغرؑ کے کیوں اے مہ جبیں

بخشش اُمت کا کیا تم کو نہیں مطلق خیال
اب چلو کربلا کو نجم ختم المرسلیں

سُن کے یہ آواز شہ کی گود میں آیا وہ طفل
الغرض راہی ہوئے واں سے سپہ سالارِ دیں

وہ سفر اہلِ حرم کا اور وہ بچوں کا ساتھ
دھوپ کی حدت ہوائیں گرم اور تپتی زمیں

راستے کی سختیاں سہتے ہوئے وارد ہوئے
دوسری ماہِ عزا کو کربلا میں شاہِ دیں

فکر کو اب ہند میں رہنا بہت دشوار ہے
اپنے روضہ پر بلا لو یا امام المتقیں

TEESRI MOHARRAM

تیسری محرم

نوحہ

تیسری ماہِ عزا کی آئی جب اے مومنیں
عرش کو جنبش ہوئی ہلنے لگا چرخِ بریں

چھوڑ کر شہرِ مدینہ آئے ہیں کرب و بلا
راکبِ دوشِ پیمبر رحمۃ للعالمیں

اس طرف تو خیمۂ اہلِ حرم ہوتے ہیں نصب
چار سو سے اس طرف آرہے ہیں اعدائے دیں

کس لیے یہ ہو رہا ہے کربلا میں اژدہام
جنگ پر آمادہ ہیں کس سے یہ افواج لعیں

اس سے لڑنے کے لیے اعدائے دیں تیار ہیں
خود سمجھتے ہیں جسے دلبندِ ختم المرسلیں

ہل اتیٰ موجود ہے قرآن میں جس کے لیے
زینتِ عرشِ خدا ہے اور امام المتقیں

سینکڑوں خط بھیج کر پہلے طلب اس کو کیا
اور آمادہ ہیں بہرِ قتل اب اعدائے دیں

منحرف سارا زمانہ ہوگیا مظلوم سے
طالبِ بیعت امامِ وقت سے ہیں مشرکیں

غیر کی بیعت کرے کس طرح فرزندِ رسول
یہ ستم کیسا ہے بولو تو سہی اے اہلِ کیں

کر دعا اے فکر حق سے پھر زیارت ہو نصیب
دم اگر نکلے تو نزد روضۂ سلطانِ دیں

CAUTHI MOHARRAM

چوتھی محرم

نوحہ

محرّم کی ہے چوتھی دل پہ طاری اک نیا غم ہے
زمینِ کربلا پر خیمۂ شاہِ دو عالم ہے

چلی آتی ہیں فوجیں قتل کرنے شاہِ والا کو
تلاطم ہے زمینِ کربلا جنبش میں پیہم ہے

اِدھر بیتابیاں اہلِ حرم کی بڑھتی جاتی ہیں
اُدھر پیاسا لہو کا شاہ کے ہر اک اظلم ہے

لعیں شاداں ہیں واں فوجوں کی کثرت بڑھتی جاتی ہے
یہاں تنہا امامِ دیں ہیں اور سکتہ کا عالم ہے

شقی خیموں کے پاس آتے ہیں دوڑاتے ہوئے گھوڑے
ڈرے جاتے ہیں بچے بی بیوں میں شورِ ماتم ہے

ہوا ہے کربلا میں آپ کا جس روز سے آنا
اُسی تاریخ سے فوجوں کا نرغہ شہ پہ پیہم ہے

طلب فرمائیے اب کربلا میں فکر کو آقا
کہ اسکے دل کا رنج و غم سے اب کچھ اور عالم ہے

PAANCHVIN MOHARRAM

پانچویں محرم

نوحہ

پانچویں ماہِ محرم کی ہوئی جب مومنین
کربلا میں فوج لے کر آ گیا شمرِ لعیں

کیا ستمگر تھے کہ نزدِ خیمۂ اہلِ حرم
گھوڑے ڈپٹاتے ہوئے آتے تھے پیہم اہلِ کیں

وہ چمک نیزوں کی اور جھنکار تلواروں کی آہ
سُن کے بچے خوف سے گرتے تھے بالائے زمیں

شہ سے جب زینبؑ نے پوچھا یہ کہ اب آیا ہے کون
سر جھکا کر آپ بولے ہے یہی شمرِ لعیں

جیسے ہی نامِ لعیں شہ کی زباں پر آ گیا
حضرتِ زینبؑ ہوئیں حد سے سوا اندوہ گیں

شہ نے فرمایا بہن کیوں اس قدر ہے اضطراب
یاس سے کہنے لگیں یوں بنتِ ختم المرسلیں

خود سنا ہے میں نے نانا کو یہ فرماتے ہوئے
قاتلِ شبیرؑ ہوگا ایک دن شمرِ لعیں

آپ ہی فرمائیے پھر کیوں نہ ہوں میں بے حواس
سنجتن میں بس فقط ہیں آپ ہی یا شاہِ دیں

سُن کے یہ شہ نے کہا صبر و رضا سے کام لو
مصلحت ہے حق کی کیوں ہو اسقدر اندوہ گیں

یا حسینؑ ابنِ علیؑ صدقہ رسول اللہ کا
کربلا میں فکر کی ہو قبر روضہ کے قریں

CHATI MOHARRAM

چھٹی محرم

نوحہ

ششم ماہِ عزا کو کربلا میں حشر برپا تھا
حسینؑ ابنِ علیؑ سے منحرف سارا زمانہ تھا

خیامِ شاہِ دیں اٹھوا رہے تھے نہر سے اعدا
علمدارِ حسین ابنِ علیؑ کو غیظ آتا تھا

یہاں تو روکتے تھے جنگ سے عباسؑ کو سرورؑ
لڑائی آج ہی ہو ہر شقی کا واں ارادہ تھا

چڑھا کر جس کو کاندھے پر پیمبرؐ فخر کرتے تھے
اسی ابنِ رسول اللہ پر فوجوں کا نرغہ تھا

بمجبوری ہٹائے اس نے اپنے خیمے دریا سے
کہ جس کی ملک میں اے مومنو ہر ایک دریا تھا

اِدھر تو نہر سے خیمے حرم کے اٹھتے جاتے تھے
اُدھر شبیرؑ کی آنکھوں سے جاری خوں کا دریا تھا

یہ کیسا انقلاب آیا زمانے میں کہ دریا پر
خیامِ اعدا کے اُس جا ہیں جہاں پر شہ کا خیمہ تھا

حباب اس غم سے اب تک سر پٹکتے ہیں لبِ ساحل
کہ شاہِ بحر و بر کے واسطے دریا پہ پہرا تھا

یہ قسمت تھی جو اک شب بھی رہے اے فکرؔ روضہ پر
ہم ایسے عاصیوں کا کربلا میں کب ٹھکانہ تھا

SAATVEEN MOHARRAM

ساتویں محرّم

نوحہ

ساتویں ماہِ عزا کی آج ہے اے مومنیں
بند پانی کر چکے ہیں شاہ پر اعدائے دیں

پہرے بٹھلائے گئے ہیں نہر پر اس واسطے
تا نہ پائیں اک قطر بھی امام المتقیں

جانور تک نہر سے سیراب ہوں افسوس ہے
اور ترسیں ایک قطرہ کو شہ دنیا و دیں

ہے یہ دن مخصوص بہرِ قاسمِ گلگوں قبا
حالتِ ابنِ حسنؑ بھی کچھ سنیں اب حاضریں

اس قدر کمسن تھا فرزندِ حسنؑ اے مومنیں
پشتِ مرکب پر بٹھانے آئے تھے خود شاہ دیں

ناصروں کو جمع کر کے جب شبِ عاشور آہ
دے چکے سب کو شہادت کی خبر سلطانِ دیں

جوڑ کر ہاتھوں کو قاسمؑ نے کیا یہ عرض تب
نام میرا بھی شہیدوں میں لکھا ہے یا نہیں

شہ نے پوچھا موت کیسی ہے بتا اے نونہال
شہد سے ہے زائد ہے شیریں تب یہ بولا وہ حسیں

سن کے یہ شہ نے کہا ہاں تم بھی کل ہو گے شہید
اور علی اصغر کو بھی ماریں گے یہ اعدائے دیں

نام اصغر سنتے ہی قاسم نے گھبرا کر کہا
میرا چھوٹا بھائی تو خیمہ میں ہے یا شاہِ دیں

وہ تو جا سکتا نہیں میدان میں بہرِ جہاد
اے چچا خیموں میں بھی در آئینگے کیا یہ لعیں

ہوں فدا جانیں ہماری کس قدر غیرت تھی آہ
دھیان سے بے پردگی کے ہو گئے قاسم حزیں

اب میں کہتا ہوں کہ آؤ شام کے بازار میں
اور ذرا دیکھو تو حال عترتِ سلطان دیں

جن کے پردے کا تمھیں اتنا تھا اے مولا خیال
عام مجمع میں کھلے سر ہیں وہ با حال حزیں

اب جگر پھٹتا ہے نوحہ ختم کر اے نکؔر جلد
اور دعا کر یہ کہ دم نکلے تو روضہ کے قریں

AATHVEEN MOHARRAM

آٹھویں محرم

نوحہ

ہے مخصوص آٹھویں ماہ عزا کی جس دلاور سے
بڑی الفت تھی اس جرار کو سبط پیمبر سے

طلا یہ پھر رہے تھے شہ شب عاشور جب ہر سو
تو کلثوم اس گھڑی یہ کہہ رہی تھیں اس دلاور سے

کہ بھیا صبح کو قربان آل محمد ہے
نثار اولادیں اپنی سب کریں گے شاہ دیں پر سے

نہیں ہے کوئی بھی اولاد مجھ دکھیا کی دنیا میں
حجاب آئیگا کل کے دن مجھے سبط پیمبر سے

سنی جب یاس کی تقریر یہ عباس غازی نے
تو رکھکر سر کو قدموں پر کہا کلثوم مضطر سے

ہوں میں بھی تو غلام ایک آپکا کیوں آپ کو غم ہے
مجھے کل آپ صدقہ کیجئے گا شاہ دیں پر سے

غرض ہمشیر کو تسکین دے کر چپ ہوئے مولا
خطاب اب میں یہ کرتا ہوں علمدار دلاور سے

کہ اے آقا خبر لیجئے روز عاشورہ
ستمگر لے گئے چادر اسی کلثوم کے سر سے

اسی گھر میں چلے آئے لعیں لیجئے خبر مولا
کہ جاری رسم پردہ کی ہوئی تھی آہ جس گھر سے

شقی عابد کو لے کر اب چلے ہیں جانب کوفہ
اٹھے گا بار کیوں کر طوق کا بیمار و لاغر سے

بلا لیجئے سوئے کرب و بلا اب فکر کو مولا !
کہ صدمے اٹھ نہیں سکتے ہیں اسکے قلب مضطر سے

SHAHAADAT'E HAZRAT ABBAS (AS)

نوحہ

شہادت حضرت عباس علیہ السلام

یہ بولے حضرت عباس آ کے سرور سے
کہ صبر ہو نہیں سکتا ہے اب اس اصغر سے

ہیں بچے تشنہ دہانی سے جاں بہ لب مولا
صدائے العطش آتی ہے خیموں کے در سے

جواذنِ جنگ نہیں، لانے دیجئے پانی
کہ میری پیاری سکینہ نہ آب کو ترسے

یہ سن کے حضرت شبیر نے جھکایا سر
سمجھ لی بھائی کی مرضی سکوتِ سرور سے

اٹھا کے مشک و علم اور رے کے ایک نیزہ
چلا دلیر رضا پاتے ہی دلاور سے

بھگا کے فوج ستم اور بھر کے نہر سے مشک
سوئے خیام پھرے لڑتے فوج اکفر سے

تھی مشک دوش پر اور دست راست میں نیزہ
جو ایک لعیں نے کیا اس پہ وار خنجر سے

سنبھالا مشک و علم بائیں ہاتھ سے لیکن
تمام فوج کی تھی جنگ اک دلاور سے

بالآخر اس پہ بھی تلوار اک شقی کی پڑی
لہو کا بہہ گیا دریا تن مطہر سے

مگر تھی کوشش عباس پانی بچ جائے
کہ سرخرو ہوں پلا کر میں بنت سرور سے

دبا کے دانتوں میں تسمہ بڑھے تھے آپ ابھی
کہ آ کے تیر پڑا لشکر ستمگر سے

دھرا تو مشک چھدی دھار نکلی پانی کی
اک آہ سرد ادھر نکلی قلبِ مضطر سے

کچھ اور آگے بڑھے تھے کہ سر پہ گر نہ پڑا
خطاب کر کے کہا تب جری نے سرور سے

کہ جان اپنی فدا کی غلام نے مولا
دعا ہے سیر ہوں اب دید روئے انور سے

صدا یہ سن کے کمر تھام کے چلے حضرت
یہ کہتے جاتے تھے رو رو کے شاہ اکبر سے

کدھر سے آئی ندا جلد لے چلو بیٹا
کہ مرتے وقت گلے مل لوں میں برادر سے

غرضکہ پہونچے تو غلطاں تھے خون میں عباس
نہ دیکھی جاتی تھی حالت جری کی سرور سے

اٹھا کے سر کو زانو پہ اور رو کے کہا
اگر ہو کوئی تمنّا کہو برادر سے

کہا یہ حضرت عباس نے کہ اے آقا
تھا دل میں شوق زیارت مگر مقدر سے

ایک آنکھ تیر سے زخمی ہے اور دوسری پر
جما ہے خون نکل کر شگافتہ سر سے

عبا کا دامن اٹھا کر وہ خون شہ دیں نے
چھڑایا دشت میں رو رو کے دست اطہر سے

رخ حسین کو حسرت سے دیکھ کر ایک بار
قریب اپنے بلا کر کہا یہ اکبر سے

مجھے یقین ہے پس قتل فوج کوفہ و شام
کریں گی بے ادبی جسم شاہ صفدر سے

سپرد کر کے میری لاش ابن سعد کو تم
میری طرف سے یہ کہہ دینا بانیٔ شر سے

عیوض حسین کے پامال کر دے لاش میری
کہ روز حشر خجالت نہ ہو پیمبر سے

خطاب شہ سے کیا پھر کے میرے لاشے کو
حضور اٹھائیں نہ للّٰہ اس جگہ پر سے

کیا تھا وعدہ سکینہ سے پانی لانے کا
ہوں شرمسار میں آقا پیاری دختر سے

یہ کہتے کہتے سدھارے سوئے جناں عباس
حسین روئے لپٹ کر تن برادر سے

دعا کرو بس اب اے فکر تم کہ یا عباس
قریب قبر ملے روضۂ منور سے

SHAB'E AASHOOR, 9 MOHARRAM

نوحہ

شب عاشور

نہم محرم

عدو کی فوج میں قتل شہ بیکس کا ساماں ہے
ہمارا سید و آقا فقط ایک شب کا مہماں ہے
ملی ہے مہلت ایک شب کی جو اعدا سے عبادت کی
تو صرف طاعت معبود ہر ایک بادل وجاں ہے
اسی شب ناصروں کو جمع کر کے شاہ والا نے
کہا سب سے سحر کو قتل کا میرے تو ساماں ہے
تمھاری گردنوں سے اپنی بیعت میں اٹھاتا ہوں
جدھر چاہو چلے جاؤ تمھارا حق نگہبان ہے
کہا ہر جری نے گر کے قدموں پر شہ دیں سے
نہیں چھوٹے گا دامن ہم سے جب تک جسم میں جاں ہے
خدارا ہم غلاموں کو نہ قدموں سے جدا کیجئے
فدا ہو جائیں ہم سب آپ پر یہ دل میں ارماں ہے
سنہ اکسٹھ جمعہ کی رات اور سناٹے کا وہ عالم
ہے تاریکی زمانے بھر میں زلف شب پریشاں ہے
بلا لو کربلا میں فکر کو اے سید والا
وہیں کی سرزمیں پر قبر ہو یہ دل میں ارماں ہے

UDHAR TO FATAH KI FAUJE

نوحہ

اُدھر تو فتح کی فوجِ عدو میں شادمانی ہے
اِدھر انصارِ شہ پر تین دن سے بند پانی ہے
اُدھر تو آتشِ غیظ و غضب سے سرخ ہیں ناری
اِدھر رنگِ رخِ شہ مثلِ خورشید ارغوانی ہے
علی اکبر کی صورت دیکھ کر ہر ایک کہتا ہے
پسر سرور کا یہ احمد کی تصویر جوانی ہے
کمر بھی خم ہے، دل بھی ہے شکستہ شہ کا صدموں سے
اور اس پر قہر یہ بیٹے کی میت بھی اٹھانی ہے
گلے میں طوق، بیڑی پاؤں میں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں
گرے پڑتے ہیں عابد راہ میں یہ ناتوانی ہے
غلام نے جواں بیٹا تو سرور نے کہا رو کر
الٰہی خیر کرنا یہ پیمبر کی نشانی ہے
اُدھر تو فوج کوفہ نہر سے سیراب ہوتی ہے
اِدھر سبطِ نبی پر تین دن سے بند پانی ہے
تڑپتی ہیں مثالِ برق پیاسوں کے لیے موجیں
تلاطم میں اسی سے القصہ کا آج پانی ہے
تمنا کربلا جانے کی رہتی ہے سدا دل کو
اگر ہے تو یہی اک فکر کو رنج نہانی ہے

“SAWAARI” RUKHSAT'E IMAM E HUSSAIN (AS)

سواری

رخصت امام حسین علیہ السلام

یا حضرت شبیر خدا حافظ و ناصر
اے صاحب توقیر خدا حافظ و ناصر

فرزندِ رسول ابن علی شاہ دو عالم
شاہنشۂ دل گیر خدا حافظ و ناصر

معصومۂ کونین کی آغوش کے پالے
اے صاحبِ تطہیر خدا حافظ و ناصر

سردار جوانانِ جناں زینت عالم
اے عرش کی تنویر خدا حافظ و ناصر

کس طرح غلام آپ کو رخصت کریں مولا
کیوں کر کہیں دلگیر خدا حافظ و ناصر

محتاج کفن بے وطن و صابر و شاکر
اے صبر کی تصویر خدا حافظ و ناصر

بے یار و مددگار شہید رہ خالق
اے کشتۂ شمشیر خدا حافظ و ناصر

تشنہ دہن آوارہ وطن شاہ شہیداں
اے بے کس و دل گیر خدا حافظ و ناصر

اے فکر ہم اب بھی نہ گئے روضۂ شہ پر
اور جاتے ہیں شبیر خدا حافظ و ناصر

ALWIDAA: BARAAEY, 10 - MOHARRAM

الوداع

برائے دہم محرم

آ کے خیمہ میں کہا شہ نے کہ خواہر الوداع
میں بھی مرنے جاتا ہوں اے بنت حیدر الوداع

بعد میرے صبر کرنا جو مصیبت بھی پڑے
الوداع اے زینب و کلثوم مضطر الوداع

جا کے عابد کے سرہانے پھر یہ بولے شاہ دیں
اے میرے بیکس پسر بیمار و لاغر الوداع

تم امام وقت ہو گے میرے مر جانے کے بعد
صبر ہر حالت میں کرنا بہر داور الوداع

بیڑیاں اور طوق پہنائیں تمہیں گر اشقیا
بد دعا کرنا نہ اے دلبند حیدر الوداع

پھر گلے لپٹا کے یوں بالی سکینہ سے کہا
اے میرے سینہ پہ سونے والی دختر الوداع

ضد نہ کرنا بعد میرے اے میری نور نظر
اب محافظ ہے تیرا خلاق اکبر الوداع

آنسوؤں کے تار نے دل کی رگیں سب توڑ دیں
چپ رہو رو لینا بیٹی مجھ سے چھٹ کر الوداع

پیار کر کے پھر سکینہ کو اتارا گود سے
اور کہا اہل حرم سے شہ نے رو کر الوداع

آخری صحبت ہے یہ اور آخری یہ گفتگو
اب نہ کچھ تم سے کہوں گا تا بہ محشر الوداع

تم کو بھی پہونچے میری جانب سے اے فضہ سلام
اے کنیز مادر شبیر و شبر الوداع

ہند سے اب تک نہ نکلے تم تو اے فکر حزیں
اور رخصت کر دیا سرور کو کہکر الوداع

RUKHSATE AAKHIR IMAAM HUSSAIN (AS)

نوحہ (رخصت آخر امام حسینؑ)

جب ہوا حلق علی اصغر نشانہ تیر کا
اور شہ دیں دفن لاشہ کر چکے بے شیر کا
آ کے خیمہ میں کیا سب بیبیوں سے یہ خطاب
اب جہاں میں کوئی بھی مونس نہیں شبیر کا
تم سبھوں کو حق تعالیٰ کی حفاظت میں دیا
دھیان رکھنا بعد میرے عابد دل گیر کا
قید اس بیمار کو ظالم کریں گے میرے بعد
قہر ہوگا بار اٹھانا طوق اور زنجیر کا
در سکینہ کے اتاریں گے طمانچے مار کر
اور کوئی مونس نہ ہوگا دختر شبیر کا
ہائے ننھا سا گلا رسی سے باندھیں گے شریر
حال کیا اس وقت ہوگا بیکس و دلگیر کا
ننگے سر تم سب کو بھی لے جائیں گے بازار شام
ہوگا ایک انبوہ اس جا پر جوان و پیر کا
گر کوئی پوچھے گا ان سے تم سبھوں کا حال زار
تو کہیں گے ہے یہ کنبہ شاہ خیبر گیر کا
صبر کرنا ہر مصیبت پہ تمھیں حق کی قسم
مٹ نہیں سکتا مٹائے سے لکھا تقدیر کا
دیر ہوتی ہے خدا حافظ سلام آخری
اب بہت مشتاق ہوں میں شمر کی شمشیر کا

خوں کے آنسو اب قلم روتا ہے بس اے فکر بس
پھر گیا آنکھوں میں نقشہ روضۂ شبیرؑ کا

نوحہ

دشتِ پرخوں میں نظر جب شاہ کا سر آ گیا
سب پکارے لو شفق میں مہرِ انور آ گیا

شمر سے پانی طلب کرتے ہی کرتے وقتِ عصر
بڑھ کے پیاسے کے گلے تک آبِ خنجر آ گیا

بحرِ خوں میں غرق ہو کے ہائے عاشورہ کے دن
تشنہ کاموں کا سفینہ نزد کوثر آ گیا

لے چلے سر ننگے جب اہلِ حرم کو اشقیا
بنکے چادر خود غبارِ دشت سر پر آ گیا

ضعف بولا عابدِ بیمار کھولو غش سے آنکھ
بیڑیاں لے کر قریں جس دم ستمگر آ گیا

شہ نے دیکھا یاس کی نظروں سے سوئے آسماں
حلق کے نزدیک جب قاتل کا خنجر آ گیا

دیکھنے والے یہ سمجھے ہے شفق میں آفتاب
خونِ فرقِ شاہ جب چہرہ پہ بہہ کر آ گیا

دردِ لیلیٰ کے کلیجہ میں اٹھا ایک دفعتہً
جب کبھی لب پر کسی کے نامِ اکبر آ گیا

زندگی جو فکرؔ کی شوقِ زیارت میں کٹی
جاں کنی کے وقت خود مولائے قنبر آ گیا

PYAAS ATFAAL'E SHAHE DEEN KI BUJHAANE KE LIYE

نوحہ

پیاس اطفال شہ دیں کی بجھانے کے لیے
جاتے ہیں عباس غازی پانی لانے کے لیے

بولے شہ دل تھام کر مقتل کو جب اکبر چلے
دوں رضا کس طرح برچھی دل پہ کھانے کے لیے

لاش اکبر آئی خیمہ میں تو مادر نے کہا
کیا گئے تھے گھر سے مقتل خلد جانے کے لیے

نیند اجل کی آ گئی تم کو میرے کڑیل جواں
اور ہم مشتاق تھے دولہا بنانے کے لیے

کیسی یہ غفلت ہے بس اب سو چکے بیٹا اٹھو
ماں سرہانے آئی ہے تم کو جگانے کے لیے

میتِ اصغر پہ مادر نے کہا سر پیٹ کر
رن میں کیا بیٹا گئے تھے تیر کھانے کے لیے

گھٹنیوں چلنے نہ پائے تھے کہ موت آئی تمھیں
ماں اکیلی رہ گئی صدمے اٹھانے کے لیے

یاں گری بالی سکینہ رن میں لاشِ شاہ پر
واں چلا شمر لعیں دُرّے چلانے کے لیے

یا حسین اب فکر کو کرب و بلا بلوائیے
دل بہت بیتاب ہے روضہ پہ جانے کے لیے

PAAMAAL KARKEY

نوحہ

پامال کر کے لاشۂ اطہر حسین کا
نیزہ پہ اشقیا نے رکھا سر حسین کا

لٹکایا گہہ درخت میں گہہ باب شام میں
رکھا گیا تنور میں گہہ سر حسین کا

جب حرملا نے تیر لگایا ہے حلق پر
منہ تک رہا تھا یاس سے اصغر حسین کا

بے چین تھا جو رات سے پانی کے واسطے
غلطاں ہے اب لہو میں وہ گوہر حسین کا

زینب پکاریں دیکھتا ہے ابن سعد تو
اور کاٹتا ہے شمر لعین سر حسین کا

بے آب ہوتا خنجرِ قاتل نہ کس طرح
سوکھا گلا تھا بیکس و مضطر حسین کا

تیغیں اسی کی شرم سے ابتک ہیں آب آب
سوکھا گلا جو تھا تہہِ خنجر حسین کا

ہر اک نے لاش اپنے عزیزوں کی مانگ لی
پامال ہو گیا تن بے سر حسین کا

یارب برائے پنجتن پاک فکرؔ کو
دکھلا دے جلد روضۂ انور حسین کا

JANABE ALI ASGHAR (AS)

نوحہ

تربت بے شیر پر کہتی تھی ماں اصغر اٹھو
کب تک اس تنہائی میں سوؤ گے اے دلبر اٹھو

ہے اندھیرا گھر میں نظروں میں جہاں تاریک ہے
کب تلک پنہاں رہو گے اے مہ انور اٹھو

ہم سبھوں کو قید کر کے اشقیا لے جائینگے
کس طرح تنہا تمہیں چھوڑے گی یہ مادر اٹھو

گود خالی دیکھ کر پوچھے اگر صغرا تمھیں
کہا کہے اس ناتواں سے مادر مضطر اٹھو

گود سے میری جدا ہوتے نہ تھے تم تو کبھی
نیند اس سنسان بن میں آگئی کیونکر اٹھو

کس لیے ناراض ہو آؤ منالوں میں تمھیں
کچھ زباں سے کہو صدقہ گئی مادر اٹھو

دودھ دو دن سے نہ پایا اس لئے روٹھے ہو کیا
بیکس و مجبور ہے ماں اے میرے دلبر اٹھو

کس طرح تنہا اندھیری رات میں نیند آئیگی
آؤ سینے سے لگالے ماں علی اصغر اٹھو

ہو گئی ہے زندگی دشوار اب افکار سے
فکر روضہ پر چلو بس یا علی کہہ کر اٹھو

BARAAEY ROAZ E AASHOORAH (SHAAME GHAREEBAAN)

نوحہ

برائے روز عاشورہ

روز عاشورہ پس قتل امام المتقین
مال و زر لوٹا جلائے خیمہ ہائے شاہ دیں

ایک قنات سوختہ کی آڑ میں سب بیبیاں
خاک پر بیٹھی تھیں بچوں کو لیے با دل حزیں

ایک طرف بچے پڑے تھے غش میں بھوک اور پیاس سے
سیر اور سیراب اس طرف ہونے لگی فوج لعیں

جانور تک فوج کے جب پا چکے آب و طعام
تب غذا بھیجی پئے اطفال شاہنشاہ دیں

زوجہ حر لیکے مشک آب اور کچھ روٹیاں
فوج اعدا سے کئی جسوقت بچوں کے قریں

بیبیاں سمجھیں کہ آتے ہیں لعیں پھر لوٹنے
حضرت زینب بصد اندوہ فرمانے لگیں

روتے روتے بھوکے پیاسے بچے سوئے ہیں ابھی
لوٹ لینا صبح آکر قید ہیں ہم سب یہیں

ہیں ہوں بی بی زوجہ حر لائی ہوں آب و طعام
با ادب اس نے کہا یوں آکے زینب کے قریں

ہیں گرسنہ اور پیاسے تین دن سے نونہال
دیجئے پانی انھیں یا خواہر سلطان دیں

رکھ دیا یہ کہہ کے فرش خاک پر آب و طعام
اور خود بھی سر جھکا کے بیٹھی بالائے زمیں

دیکھتے ہی روٹیوں کے ٹکڑے اور پانی کی مشک
ہو گیا آہ و بکا کا شور اے فکر حزیں

SABR KI TASWEER

نوحہ

صبر کی تصویر اے مظلوم امام
عرش کی تنویر اے مظلوم امام

ناخدائے کشتیٔ دینِ رسول
صاحبِ توقیر اے مظلوم امام

تشنہ لب بے یاور و بے آشنا
کشتۂ شمشیر اے مظلوم امام

اے مرے آقا میرے بیکس حسین
اے مرے شبیر اے مظلوم امام

آپ کے بعد آپ کے فرزند کے
ڈال دی زنجیر اے مظلوم امام

اور سروں سے بیکسوں کے چھین لی
چادرِ تطہیر اے مظلوم امام

کوفہ کے بازار میں اعدائے دیں
کرتے ہیں تشہیر اے مظلوم امام

ہے رسن میں ظلم کے جکڑی ہوئی
آپ کی ہمشیر اے مظلوم امام

روضہ پر اب ہند سے بلوائیے
فکرؔ ہے دلگیر اے مظلوم امام

نوحہ

عترتِ آلِ نبی یاں بے ردا محفل میں ہے
مضطرب واں روحِ زہرا قبر کی منزل میں ہے

جس کو کاندھے پر چڑھاتے تھے پیمبر اے یزید
سر اسی کا تخت کے نیچے تیری محفل میں ہے

ہیں ہزاروں زخم خود مر جائے گا ابنِ رسول
ذبح کا اے شمر اب کیوں قصد تیرے دل میں ہے

ہے یزید روسیہ تو تخت پر با عز و شاں
اور امامِ وقت مجرم کی طرح محفل میں ہے

موجیں ماتم کر رہی ہیں سر پٹکتے ہیں حباب
خونِ جو عباس جری کا دامنِ ساحل میں ہے

شامِ کا زنداں نہ روشن کر سکی جو چاندنی
داغ اس سے آج تک قلبِ مہِ کامل میں ہے

کشتیٔ عمرِ حسین ابنِ علی ہوتی ہے غرق
اک تلاطم آج آبِ خنجرِ قاتل میں ہے

اک جفا سے کیوں نہ ہوں دو خون کے دریا رواں
حلقِ اصغر میں جو ناوک ہے وہ شہ کے دل میں ہے

اپنے روضہ پر حسین اے فکرؔ خود بلوائیں گے
کربلا جانے کی حسرت گر تمہارے دل میں ہے

PHOOL TO DO DIN

نوحہ

جب وطن سے کربلا میں شاہِ والا آ گئے
تشنہ لب بچے بھی کوثر کا کنارہ پا گئے
جسمِ نورانی تپش سے دھوپ کی سانولا گئے
باغِ زہرا کے شجر سب دھوپ میں کملا گئے

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

نیزۂ قاتل دلِ صد پاش اکبر دیکھئے
لاشِ قاسم اور سمِ اسپاں مقدر دیکھئے
دشت میں بے جاں پڑے ہیں عون و جعفر دیکھئے
تیرِ سہ شعبہ برائے حلقِ اصغر دیکھئے

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

دخترِ سرور نے قیدِ شام میں رحلت جو کی
روئے یوں اہلِ حرم دیوارِ زنداں ہل گئی
حضرتِ عابد چلے تابوت اٹھا کر جس گھڑی
بیکسی میت کے آگے کہتی جاتی تھی یہی

پھول تو دو دن بہارِ جانفزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کربلا میں جس گھڑی صغرا کا آیا نامہ بر　　ناصرانِ شاہِ دیں بے جاں پڑے تھے خاک پر
دیکھ کر یہ واقعہ پلٹا جو وہ خستہ جگر　　جا کے صغرا سے مدینہ میں کہا سر پیٹ کر

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

قیدِ زنداں سے ہوئے آزاد جب زین العبا　　اور چھٹی بندِ رسن سے دخترِ مشکل کشا
کربلا میں دفن جا کر سب شہیدوں کو کیا　　دشتِ غربت سے برابر آرہی تھی یہ صدا

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

دفن لاشے کر چکے جس وقت زین العابدیں　　ساتھ رانڈوں کو لیے پہونچے مدینہ کے قریں
مطلع کرنے گیا جس دم بشیر دل حزیں　　کہتے تھے آواز سن کر یوں مدینہ کے مکیں

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

کیا لکھوں اے فکر دشتِ کربلا کے واقعات　　ختم ہو سکتا نہیں غم کا فسانہ تا حیات
بھوکے پیاسے اٹھ گئے جس روز سے وہ خوش صفات　　آج تک آواز دیتے ہیں لبِ شطِ فرات

پھول تو دو دن بہارِ جاں فزا دکھلا گئے
حسرت ان غنچوں پہ ہے جو بن کھلے مرجھا گئے

HAZRAT ALI AKBAR AUR HAZRAT ALI ASGHAR (AS)

نوحہ

بولی ماں دیگئے تم داغ جدائی بیٹا
ہائے اس سن میں تمہیں بھی اجل آئی بیٹا

تم کو دولہا بھی نہ اے لال بنانے پائی
کہ سناں سینے پہ ظالم نے لگائی بیٹا

دل میں حسرت تھی کہ پروان چڑھاتی تم کو
پر یہاں آکے لٹی میری کمائی بیٹا

شہ اکیلے ہیں بس اب سو چکے اے لال اٹھو
نیند کیسی علی اکبر تمھیں آئی بیٹا

کس لئے روٹھے ہو آؤ میں منالوں تم کو
کچھ زباں سے تو کہو صدقے یہ دائی بیٹا

میت آئی علی اصغر کی تو بولیں یہ رباب
نیند اس پیاس میں کیونکر تمھیں آئی بیٹا

دل میں ارماں تھا کہ میں دودھ بڑھاتی لیکن
ہوئی پیکاں سے تیری دودھ بڑھائی بیٹا

رات اندھیری ہے بیابان میں ڈر جاؤ گے
گود میں آؤ یہ کیا دل میں سمائی بیٹا

واری اس دشت میں مجھ کو کھ جلی سے چھٹ کر
ہائے آغوش لحد تم نے بسائی بیٹا

چھوٹی سی لاش پہ اے فکر یہ ماں کہتی تھی
گھٹنیوں چلنے نہ پائے اجل آئی بیٹا

IMAM HUSEIN

نوحہ

خون سے ترکب ایک تنہا شہ کی پیشانی ہوئی
پنجتن کی آج گویا رن میں قربانی ہوئی

دوپہر میں سب عزیز و اقربا مارے گئے
یوں حسین ابن علی کی خانہ ویرانی ہوئی

جب گیا دنیا سے سوئے خلد مہمانِ حسین
خوب حورانِ جناں میں حر کی مہمانی ہوئی

ہو چکا تاراج جب دنیا میں باغ مصطفےٰ
تب یزید روسیہ کو بھی پشیمانی ہوئی

ظلم سے شمر بدایماں کے رہ کوفہ میں آہ
عابد مضطر کی زخمی پشت نورانی ہوئی

روز پردے میں شفق کے چرخ روتا ہے لہو
کربلا میں جب سے شہ ما ہے کی قربانی ہوئی

اکبر و عباس و قاسم بھی ہوئے رن میں شہید
اور رنگیں خون سے شہ کی بھی پیشانی ہوئی

اشقیا کے اسپ تک پیتے رہے دریا سے آب
اور برائے شاہ بحر و برنگہبانی ہوئی

جس کے دروازہ پہ رہتا تھا ملائک کا ہجوم
ہائے کیا بعد نبی اُس گھر کی ویرانی ہوئی

پنجتن کا خاتمہ شمر لعیں نے کر دیا
عصر کو سجدہ میں خم جب شہ کی پیشانی ہوئی

جب کنارے نہر کے شانے کٹے عباس کے
ہاتھ موجوں نے ملے، دریا میں طغیانی ہوئی

آفتاب آیا گہن میں ہو گئی دنیا سیاہ
گل حیات شاہ کی جب شمع نورانی ہوئی

مضطرب اے فکر کیوں ہو جاؤ گے کرب و بلا
ہے اگر قسمت میں اور تائیدِ ربانی ہوئی

SHAHEED ZAHER SE HONA TO THA

نوحہ

شہید زہر سے ہونا تھا حسن کے لیے
بنا تھا شمر کا خنجر شہ زمن کے لیے

ہے طوق آہنی سجاد خستہ تن کے لیے
اور اہل بیت کے بازو فلک رسن کے لیے

لباسِ خلد جسے عید میں دیا حق نے
ہزار حیف وہ محتاج ہے کفن کے لیے

جوان ہونے نہ پائے کہ رن میں قتل ہوئے
تھی کمسنی کی شہادت بن حسن کے لیے

تھے کربلا میں صد افسوس روز عاشورہ
زمانے بھر کے مصائب شہ زمن کے لیے

یزید کے لیے تو تخت و تاج کیوں اے چرخ
سرِ حسین ہے دربار میں لگن کے لیے

جہاں میں شیعوں کا جب تک گروہ باقی ہے
علم رہے گا علمدارِ صف شکن کے لیے

رسولِ پاک جسے چومتے تھے رہ رہ کر
چھڑی یزید کی ہے اس لب و دہن کے لیے

فراقِ پنجتن پاک میں سدا روئیں
ہوئی تھی خلقت غم شاہ کی بہن کے لیے

جنھوں نے خلق میں پردے کی رسم جاری کی
وہ اہل بیت ہیں ظالم کی انجمن کے لیے

ہے فکر ہند میں بیتاب یا امام رضا
بلا لو روضۂ اقدس پہ پنجتن کے لیے

BARAAEY 11 MOHARRAM

نوحہ

گیارہ محرم

گیارہویں ماہ عزا کو حکم ابن سعد سے
اپنے مقتولوں کے لاشے فوج والوں نے چنے
اور اکٹھا کر کے دفنایا انھیں پڑھ کر نماز
پر نبی زادوں کے لاشے دھوپ میں جلتے رہے
اپنے کشتوں کو شقی دفنا کے جب فارغ ہوئے
لائے بے محمل شتر اہل حرم کے واسطے
اور بغیر مقنع و چادر کیا سب کو سوار
طوق پہنایا گلے میں عابد دلگیر کے
سید سجاد کے چہرے کا رنگ اڑتا ہوا
دیکھ کر زینب یہ بولیں عابد دلگیر سے
ہے یہ کیا حالت تمھاری دل کو سمجھاؤ ذرا
وارثوں میں اب تمھیں باقی ہو ہم سب کیلئے
صبر میں کیوں کر کروں عابد نے زینب سے کہا
اپنے مقتولوں کی لاشے دفن انھوں نے کر دیئے
پر مرے بابا کی عریاں لاش ہے رن میں پڑی
دیکھوں کن آنکھوں سے جلتی دھوپ میں تپتے ہوئے
بیبیوں میں حشر تھا اے فکرؔ لاشے دیکھ کر
پر شقی قیدی بنا کر سوئے کوفہ لے گئے

نوحہ

۱۳ محرم

برائے سوم امام

جہاں میں آج ابن ساقیٔ کوثر کا سوم ہے
قتیل راہِ حق سردار بحر و بر کا سوم ہے

رہی جلتی زمیں پر لاش جس مظلوم کی عریاں
اسی شاہِ دو عالم کشتۂ خنجر کا سوم ہے

جو سقائے سکینہ اور علمبردار لشکر تھا
اسی دلبند حیدر غازیٔ صفدر کا سوم ہے

تلم شانے ہوئے دریا پہ جس کے روز عاشورہ
کرو ماتم کہ آج اس ثانیٔ جعفر کا سوم ہے

سناں سینہ پہ کھا کے جس نے اپنی جان دی رن میں
اسی نورِ نگاہِ شاہ دیں اکبر کا سوم ہے

جوانی روئے گی جس پر قیامت تک زمانے میں
اسی کڑیل جواں ہمشکل پیغمبر کا سوم ہے

نہ جو پشتِ فرس پر کمسنی سے بیٹھ سکتا تھا
زمانے میں اسی لختِ دل شبر کا سوم ہے

شجاعت اور غیرت جس کے سن پر فخر کرتی تھی
اسی ناشاد کمسن قاسم مضطر کا سوم ہے

بڑھایا دودھ جس کا حرملا نے اپنے پیکاں سے
عزیزو آج اسی نادان علی اصغر کا سوم ہے

ہوا تھا قتل جو جو نصرتِ شاہِ دو عالم میں
اڑاؤ خاک آج ان غازی و صفدر کا سوم ہے

تجھے اے فکرؔ جس کی قبر پر جانے کی حسرت ہے
اسی مظلوم تشنہ لب شہِ بے سر کا سوم ہے

BARAAEY DUSWAAN (20 MOHARRAM)

نوحہ

برائے دسواں ۲۰ محرم

بین کرتی تھیں زینب یہ رو کر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر
فاتحہ کس طرح دے یہ خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

اب نہ اکبر ہیں نہ عون و جعفر، لٹ گیا کربلا میں بھرا گھر
کون لے اب خبر ہائے آکر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر

فاتحہ دوں میں کس کس کا بھائی، لٹ گئی ہائے میری کمائی
سو رہے ہیں زمیں پر بہتّر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ہے سکینہ کی وہ غیر حالت، دیکھی جاتی نہیں اس کی صورت
روتی ہے رات دن وہ برابر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیوں کر

اب نہ عباس ہیں اور نہ قاسم، ہے مدد میری اس وقت لازم
تم کو رونے نہ پائی یہ خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ہائے اصغر کو بھی تیر مارا، اور اکبر بھی جنت سدھارا
زخم دل پہ لگے ہیں بہتر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

ظالموں نے ستم کیسا ڈھایا، دشتِ غربت میں مجھ کو ستایا
کوئی وارث رہا اب نہ سر پر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

دل لرزتے تھے سینہ میں روشن، رنج سے کانپ جاتا تھا ہر تن
جب یہ کہتی تھی سرور کی خواہر، میرے بھائی کا دسواں ہو کیونکر

SHAHAADAT HAZRAT IMAM ZAINAL AABEDIN (AS)

نوحہ

۲۵ محرم حضرت امام زین العابدینؑ

اٹھا پچیسویں ماہ عزا کو آہ وہ آقا !
کہ زین العابدیں جس نے تھا دنیا میں لقب پایا
تھی وہ پچانوے ہجری ہوا تھا حشر یہ برپا
ہشام ابن ملک کے زہر سے مارے گئے آقا
چبایا صورت اژدر انگوٹھا کو کہ شیطاں نے
مگر مصروف جب بھی طاعت حق میں رہے آقا
کنویں میں گر پڑے باقر نہ فرق آیا عبادت میں
زباں سے اف نہ کی اعدا نے گو بیحد ستم ڈھایا

بنیں جن سے کہ مس ہو کر جواہر آب کے قطرے
انھیں ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پنہائیں حیف ہے اعدا
کیا تھا سنگ اسود نصب حضرت ہی نے کعبہ میں
لعینوں نے مگر پھر بھی امام وقت کب مانا

تھا شنبہ کا دن اے فکر اور پنجم تھی شعباں کی
وہ سنہ تینتیس ہجری تھا ہوئے تھے آپ جب پیدا

نوحہ

برائے بیسواں ۲۰ محرم

مہمان جسے مکر سے اعدا نے بلایا ہے بیسواں اس کا
پیاسا جسے عاشو کے دن دشت میں مارا ہے بیسواں اس کا

اور تین دن افسوس رہی دھوپ میں میت بے دفن زمیں پر
سر جس کا تھا نیزے پہ لعینوں نے چڑھایا ہے بیسواں اس کا

تھا ثانیٔ جعفر جو علمدار حسینی دریا کے کنارے
شانے کٹے جسکے سوئے فردوس سدھارا ہے بیسواں اس کا

جو مشک سکینہ کی لئے نہر گیا تھا افسوس کی جا ہے
اعدا نے جسے گرز گراں بار لگایا ہے بیسواں اس کا

تھا چشم حسین ابن علی کی جو بصارت اور قلب کی قوت
کھا کر جو سناں سینہ پہ فردوس سدھارا ہے بیسواں اس کا

تھا صورت و سیرت میں جو ہمشکل پیمبر لختِ دلِ سرور
خود جس کو جوانی پہ صد ناز رہے گا ہے بیسواں اس کا

کمسن جو لڑا فوج سے ابن شہ خیبر لختِ دلِ شیر
پامال ہوا پھول سا تن دشت میں جس کا ہے بیسواں اسکا

میدان میں شہ پانی پلانے جسے لائے دامن سے چھپائے
عاشور کے دن تیر سے وہ نہر ہوا تھا ہے بیسواں اس کا

رہ جائے گی اے فکر تیرے دل میں یہ حسرت ہو گی نہ زیارت
تو ہند سے روضہ پہ نہ جس شاہ کے پہونچا ہے بیسواں اس کا

BAR WAFAAT HAZRAT SAKINA (AS)

نوحہ

بر وفات حضرت سکینہؑ

ماں چھوٹی سی میت پہ یہ رو رو کے پکاری اے شہ کی یتیمہ
پردیس میں کیا تم بھی خفا ہو گئیں واری اے شہ کی یتیمہ

صبر آگیا لپٹا کے سر شاہ زمن کو کیا اس لیے چپ ہو
تھی باپ کی فرقت میں سدا گریہ وزاری اے شہ کی یتیمہ

ہیں زخم جو کانوں میں دکھا دو وہ پدر کو رخسار دکھا دو !
اور پیٹھ کے دُروں کے نشاں ماں گئی واری اے شہ کی یتیمہ

روتی تھیں شب و روز پدر کے لیے اے جاں مادر گئی قرباں
کیا پاتے ہی سر خلد گئی تیری سواری اے شہ کی یتیمہ

سینہ پہ سدا باپ کے تو سوتی تھی شب کو غم کیوں نہ ہو سب کو
بے ہوش ہے اب خاک پہ مادر تیرے واری اے شہ کی یتیمہ

کس بات پہ روٹھی ہو ذرا آنکھ تو کھولو کچھ منہ سے تو بولو
صدقہ گئی ماں چاند سی صورت پہ تمھاری اے شہ کی یتیمہ

کمھلا گیا کس واسطے یہ پھول سا چہرہ کیا حال ہے تیرا
کیا تو بھی سوئے باغ جناں آج سدھاری اے شہ کی یتیمہ

زندانِ بلا میں ہے قیامت کا اندھیرا ماں کیا کرے دکھیا
غربت میں ہے بے گور و کفن لاش تمھاری اے شہ کی یتیمہ

اے فکر تھا زنداں میں بپا شور قیامت تھمتی نہ تھی رقت
سب اہل حرم کہتے تھے با گریہ وزاری اے شہ کی یتیمہ

برائے مہینہ (۱۰ صفر)

نوحہ

بولیں زنداں میں زینب یہ رو کر، قید میں ہو گیا اک مہینہ
ہم سبھوں کی خبر لو برادر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

پاس اپنے بلا لیجئے بھائی اٹھ نہیں سکتی مجھ سے جدائی
صبر کب تک کرے گی یہ خواہر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

اہلِ قریہ نے میت اٹھائی دشتِ غربت میں تربت بنائی
ہم تو اب تک ہیں لاچار و مضطر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

دھوپ دن بھر کی اور اوس شب کی غیر حالت ہے زنداں میں سب کی
پہونچیں کیونکر تمھاری لحد پر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

اب جفاؤں کی بھی حد ہوئی ہے ضبط کرنے کی قوت نہیں ہے
رونے بھی پائی اب تک نہ تم پر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

دیکھو سجاد کو آگے بھیا آہنی طوق گردن میں ڈالا
جاں بہ لب ہے وہ بیمار و لاغر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

ہے سکینہ کی بھی غیر حالت، دیکھی جاتی نہیں اس کی صورت
کڑھتی ہے آپ کی پیاری دختر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

شمر نے بے خطا دُرّے مارے اور کانوں سے گوہر اتارے
بچّی روتی ہے اب تک بلک کر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

جن سے پھر جائے سارا زمانہ فکر ان کا کہاں پر ٹھکانا
کیوں نہ ہوں ظلم ان بیکسوں پر، قید میں ہو گیا اک مہینہ

نوحہ

۲۰ صفر برائے چہلم

جہاں میں آج ابن ساقیٔ کوثر کا چہلم ہے
قتیلِ راہِ حق سردارِ بحر و بر کا چہلم ہے

رہی جلتی زمیں پر لاش جس مظلوم کی عریاں
اُسی شاہِ دوعالم کشتۂ خنجر کا چہلم ہے

جو سقائے سکینہ اور علمبردارِ لشکر تھا
اسی دلبند حیدر غازی و صفدر کا چہلم ہے

قلم شانے ہوئے دریا پہ جس کے روز عاشورہ
کرو ماتم کہ آج اس ثانیٔ جعفر کا چہلم ہے

سناں سینہ پہ کھا کے جس نے اپنی جان دی رن میں
اسی نورِ نگاہِ شاہ دیں اکبر کا چہلم ہے

جوانی روئے گی جس پر قیامت تک زمانے میں
اسی گڑیل جواں ہمشکل پیغمبر کا چہلم ہے

نہ جو پشتِ فرس پر کمسنی سے بیٹھ سکتا تھا
زمانے میں اسی لختِ دلِ شبّر کا چہلم ہے

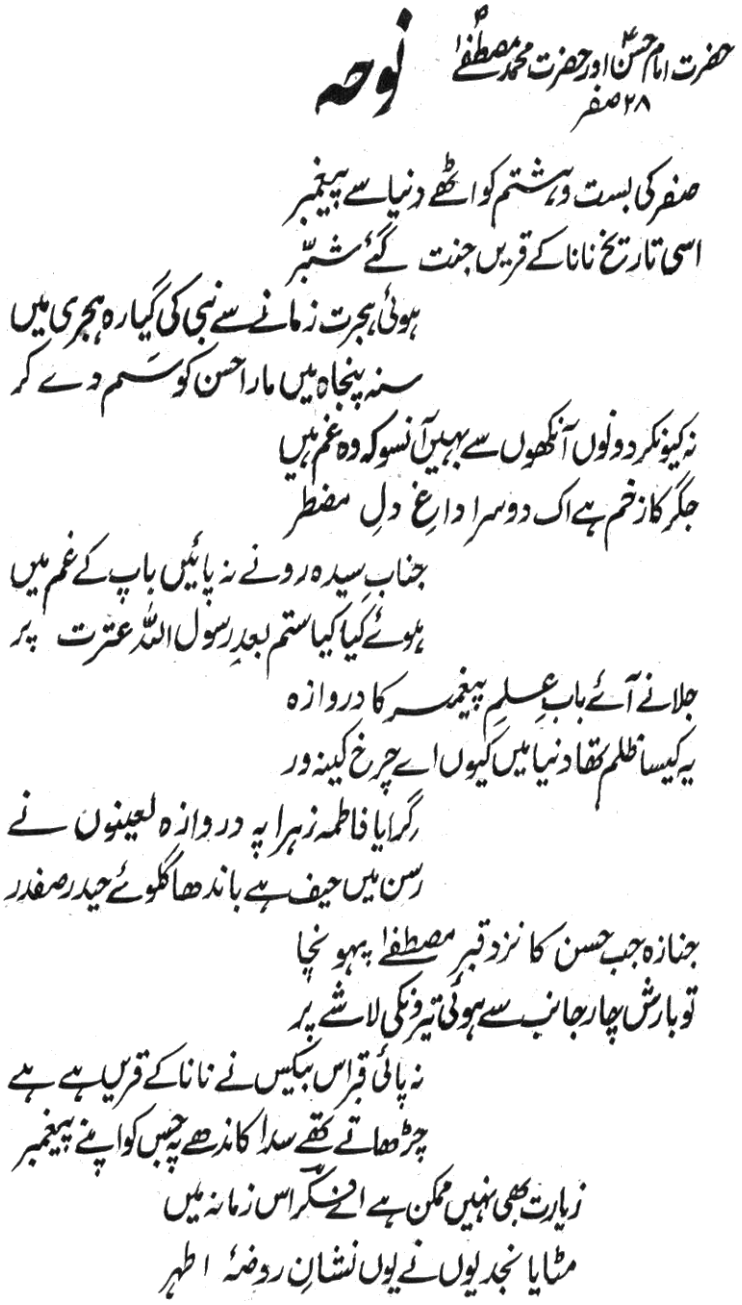
شجاعت اور غیرت جس کے سن پر فخر کرتی تھی
اسی ناشاد کمسن قاسمِ مضطر کا چہلم ہے

بڑھایا دودھ جس کا حرملا نے اپنے پیکاں سے
عزیزو آج اس ناداں علی اصغر کا چہلم ہے

ہوا تھا قتل جو نصرتِ شاہِ دوعالم میں
اڑاؤ خاک آج ان غازی و صفدر کا چہلم ہے

تجھے اے فکر جس کی قبر پر جانے کی حسرت ہے
اسی مظلوم و تشنہ لب شہِ بے سر کا چہلم ہے

BARAAEY HAZRAT MOHAMMED E MUSTAFA (SAWAW AUR IMAM HASAN (AS)
28 SAFAR



حضرت امام حسنؑ اور حضرت محمد مصطفیٰؐ
۲۸ صفر

نوحہ

صفر کی بست و ہشتم کو اٹھے دنیا سے پیغمبر
اسی تاریخ نانا کے قریں جنت گئے شبّر

ہوئی ہجرت زمانے سے نبی کی گیارہ ہجری میں
سنہ پنجاہ میں مارا حسن کو سم دے کر

نہ کیونکر دونوں آنکھوں سے بہیں آنسو کہ وہ غم ہیں
جگر کا زخم ہے اک دوسرا داغِ دلِ مضطر

جنابِ سیدہ رونے نہ پائیں باپ کے غم میں
ہوئے کیا کیا ستم بعدِ رسول اللہ عترت پر

جلانے آئے بابِ علمِ پیغمبر کا دروازہ
یہ کیسا ظلم تھا دنیا میں کیوں اے چرخِ کینہ ور

گرایا فاطمہ زہرا پہ دروازہ لعینوں نے
رسن میں حیف ہے باندھا گلوئے حیدرِ صفدر

جنازہ جب حسن کا نزدِ قبرِ مصطفیٰ پہونچا
تو بارش چار جانب سے ہوئی تیروں کی لاشے پر

نہ پائی قبر اس بیکس نے نانا کے قریں ہے ہے
چڑھاتے تھے سدا کاندھے پہ جس کو اپنے پیغمبر

زیارت بھی نہیں ممکن ہے افسوس اس زمانہ میں
مٹایا نجدیوں نے یوں نشانِ روضۂ اطہر

SHAHADAT IMAM HASAN ASKARI (AS)

نوحہ

امام حسن عسکریؑ
۸ ربیع الاول

دیا زہر ابن علی النقی کو
جناب امام حسن عسکریؑ کو
رکھا قید میں معتمد نے ہمیشہ
نہ سیدھ پہ آیا ترس اس شقی کو
درندوں کو جس گھر میں پالا گیا تھا
بلا کر وہاں بھیجا ابن علی کو
نماز آپ نے اس جگہ جب ادا کی
کیے سجدے ان موذیوں نے ولی کو
نکل آئے پڑھ کے نماز آپ لیکن
نہ مانا امام زمن متقی کو
روایت میں تحریر ہے معتمد نے
دیا شربتِ سم وصی نبی کو
جسے پیتے ہی زہر پھیلا جسد میں
رہا تین دن کرب ابن علی کو
تھی وہ ماہ سوم کی تاریخ ہشتم
چھپایا تہہ خاک حق کے ولی کو
تھا سنہ دو سو اور ساٹھ ہجری وہ اے فکر
دیا سب نے پرسا علی اور نبی کو

نوحہ

برائے ۳ جمادی الثانی

سنہ ۱۱ھ

(جناب سیدہ فاطمہ زہرا ع)

اٹھی ہے آج وہ اے مومنو دنیا سے معصومہ
پدر کے غم میں اعدا نے جسے رونے سے بھی روکا

کیے ایسے جناب سیدہ پر ظلم دنیا میں
رہیں بعد نبی پچانوے دن دہر میں زہرا

سمجھ کر بے کس و بے بس نبی کے بعد اعدا نے
کیا باغ فدک بھی غصب توڑا گھر کا دروازہ

نہ بے اذن آیا جس گھر میں ملک، در آئے واں ناری
گلا باندھا علی کا منتیں کرتی رہیں زہرا ع

کیے تھے یوں وصایا فاطمہ زہرا نے حیدر سے
کہ ان لوگوں کو میری لاش پر ہرگز نہ بلوانا

تم اپنے ہاتھ سے غسل و کفن یا بوالحسن دینا
پڑھانا خود نماز اور دفن کرنا خود میرا لاشا

نہ پڑ جائے نظر نامحرموں کی میری میت پر
شب تاریک میں تابوت سوئے قبر لے جانا

خطا خدمت گذاری میں ہوئی ہو گر کوئی مجھ سے
سمجھ کر اپنی لونڈی بہر خالق عفو کر دینا

بڑی محنت سے چکی پیس کر پالا ہے بچوں کو
خیال اے بوالحسن رکھنا میرے بعد ان یسیروں کا

اگر کوئی خطا ہو یا امیر المومنیں ان سے
سزا دینے سے بے ماں کا سمجھ کر درگذر کرنا

دن اور تاریخ و سال اس فکر یوں رحلت کا لکھا ہے
دوشنبہ تیسری ماہ ششم سنہ گیارہ ہجری تھا

SHAHADAT HAZRAT IMAM ALI NAQI (AS)

نوحہ

(حضرت امام علی نقی)
۳ رجب

شہید زہر، دل وجان فاطمہ زہرا
دہم امام علی النقی شہ والا
شہید امام محمد تقی ہوئے تھے جب
تو چھ برس کے مدینہ میں تھے امام ہدا
کیا طلب متوکل نے بھیج کر نامے
گئے عراق تو پھر شاہ دیں کو قید کیا
رہے حراستِ شاہی میں بارہ سال مگر
رہی اطاعت و تبلیغِ حق کی فکر سدا
تھا بحر علم کا فیض از عراق تا بہ عجم
ہر ایک سمت سے آتے تھے علم کے جویا
خلاف گزری جو حضرت کی شہرتِ علمی
تو شاہ وقت کو عباسیوں نے بھڑکایا
جب آگیا متوکل کو موت کا پیغام
تو سلطنت میں بہت سخت انقلاب ہوا
نہ آیا تخت خلافت پہ معتزل ملعون
تو زہر اس نے امام زمن کو دلوایا
تھا سال ہجری دہ دوسو پچاس وچار لے فکر
دوشنبہ تیسری ماہ رجب کو حشر ہوا

SHAHADAT HAZRAT IMAAM JAFER E SADIQ (AS)

۱۵ رجب

حضرت امام جعفر صادقؑ

نوحہ

کرو اس امام ششم پر بکا — جو پندرہویں ماہ رجب کو اٹھا
کرو اس امام ششم پر بکا (۱۱) جو شوال کی پندرہ کو اٹھا
خلافت جوں ہی پائی منصور نے — تو چن چن کے سادات کا خوں کیا
درختوں پہ لٹکائے سر سیکڑوں — ہزاروں کو دیواروں میں چن دیا
بلایا کئی بار انھیں بھی مگر — تھا اعجاز ظالم نہ کچھ کر سکا
ہوا قتلِ سادات سے جب فراغ — تو آمادہ پھر قتل شہ پر ہوا
بن زید کو دے کے کچھ مال و زر — مکاں پہلے ناری سے جلوا دیا
مدینہ کے حاکم کو پھر بھیجا حکم — نہ زندہ رہیں صادق با صفا
محمد سلیماں کے فرزند نے — انھیں زہر انگور میں دے دیا

لکھو فکر منقوط میں سال فوت
ہوئے جعفر ابن محمد جدا

SHAHADAT HAZRAT IMAAM MOOSIYE KAZIM (AS)

امام موسیٰ کاظمؑ

نوحہ

امام ہفتمی موسیٰ کاظمؑ دلبر زہرا
وصی صادق آل نبی کو زہر سے مارا

مقید سترہ سال آپ زنداں میں رہے پیہم
مگر شکوہ بجز ذکر خدا لب تک نہیں آیا

نمازیں پڑھتا تھا وقت فضیلت روزہ دار اٹھکر
فراغت پاتے ہی کرتا تھا پھر معبود کا سجدا

سنا یوں شہ کو کہتے بارہا دربان زنداں نے
کہ خواہش تھی دیا تو نے مجھے طاعت کو گھر تنہا

تھے اک دن مبتلائے درد مولا یہ خبر سن کر
طبیب خاص کو ہارون رشید نحس نے بھیجا

یہ فہمائش حکیم روسیہ سے کی تھی تاکیدًا
دوا میں ابن فرزند نبی کو زہر دے دینا

پلائی حسب فرمائش طبیب خاص نے شہ کو
دوا پیتے ہی حال ابتر ہوا مظلوم و بیکس کا

رجب کی بست و پنجم، جمعہ سنہ اک سو تراسی میں
امام ہفتمی کو بے حیا نے زہر سے مارا

صفر کی سترہ، یکشنبہ، تھا سنہ اک سو اٹھائیس
امام موسیٰ کاظم ہوئے تھے فکر جب پیدا

نوحہ

امیرالمومنین برائے ۱۹ رمضان

چلے ہیں جانب مسجد علی سنسار روتا ہے
گریبان سحر بھی مومنو اب چاک ہوتا ہے

ستارہ صبح کا ہے چھیڑتا دل کے پھپھولوں کو
ہر اک جھونکا نسیم سرد کا نشتر چبھوتا ہے

امام اولیں کی آخری شب ہے عبادت کی
چراغ زندگی کچھ دیر میں خاموش ہوتا ہے

پلٹتی ہیں ادھر مرغابیاں قدموں سے حضرت کے
اُدھر ہر حلقہ زنجیر در میں شور ہوتا ہے

بتا اے مسجد کوفہ تہہ محراب پچھلے سے
چھپائے تیغ سم آلود یہ کون آج سوتا ہے

علی ابن ابی طالب کا غم وہ غم ہے عالم میں
کہ جو سنتا ہے وہ رو رو کے اپنی جان کھوتا ہے

شب بست و یکم رمضان سنہ چالیس ہجری سے
فلک بھی روز پردہ میں شفق کے خون روتا ہے

بلا لو جلد آقا فکر کو بھی اپنے روضہ پر
کہ اب ذکر نجف سے وہ بہت بیتاب ہوتا ہے

SHABE SHAHADAT AMEERUL MOMENEEN (AS)

(شبِ شہادت امیرالمومنین علیہ السلام)

اے مومنو ہے بیسویں ماہ رمضان کی واحسرت و دردا
بتلاتی ہے بڑھتی ہوئی حسرت یہ مکاں کی واحسرت و دردا

اب نور نہ دیکھے گا کوئی شیرِ خدا کا، غل ہوگا بکا کا
رونق ہے فقط ایک ہی شب بزم جہاں کی واحسرت و دردا

جب زخمِ سرِ شاہ کو جراح نے دیکھا سر پیٹ کے بولا
امید نہیں صحت سردار جہاں کی واحسرت و دردا

ہر کوچہ و بازار میں ہے شور قیامت کیسی ہے مصیبت
بدلی ہوئی حالت ہے ہر اک پیر و جواں کی واحسرت و دردا

حسنین بھی بیتاب ہیں زینب بھی ہیں مضطر ہم روئیں نہ کیوں کر
رخصت ہے کوئی آن میں شاہ دوجہاں کی واحسرت و دردا

بن باپ کے بچوں کی بہت غیر ہے حالت تھمتی نہیں رقت
اب کون خبر لے گا یتیمان جہاں کی واحسرت و دردا

دیکھا ہے لہو جب سے سرِ شاہ ہدا کا اندھیر ہے دنیا
بیتاب ہیں موجیں بھی ہر اک بحر رواں کی واحسرت و دردا

اس غم سے سرِ موج صبا جن بھی ہیں گریاں ہے حشر کا ساماں
آواز ہواؤں سے بھی آتی ہے فغاں کی واحسرت و دردا

اب کر یہ دعا حق سے میسر ہو زیارت بر آئے یہ حسرت
آگے نہیں اے فکر بس اب تاب بیاں کی واحسرت و دردا

نوحہ

شہادت امیرالمومنینؑ
۲۱ رمضان

وصی مصطفٰے کا مومنو تابوت جاتا ہے
ہر اک پیر و جواں اس غم میں سر پر خاک اڑاتا ہے

یتیمان علی روتے جو ہیں سر پیٹ کے پیہم
تو ہر آنسو کا قطرہ عرش کو جنبش میں لاتا ہے

چلے ہیں لے کے تابوتِ پدر شبیر اور شبر
جناب زینب و کلثوم کو غش پر غش آتا ہے

ہے اک شور قیامت کوچہ و بازار میں برپا
نجف کی سمت کوفہ سے جنازہ شہ کا جاتا ہے

ادھر حسنین تابوت پدر پر صرف گریہ ہیں
تلاطم ہے اُدھر دجلہ کا پانی جوش کھاتا ہے

ہواؤں پر اثر ہے یہ غم فخر سلیماں کا
کہ ہر اک جھونکا بگولہ بن کے خاک دشت اڑاتا ہے

ملیکس خانۂ معبود اٹھا آج دنیا سے
یہ سناٹا ہمیں کوفہ کی مسجد کا بتاتا ہے

ہے اک سکتہ کا عالم آج تک ایک ایک ذرّے پر
در و دیوارِ کوفہ سے غمِ شہ اُمڈا آتا ہے

نجف جانے کی ہے اے فکرؔ حسرت تو بہت لیکن
زیارت ہو میسّر دیکھئے وہ دن کب آتا ہے

SHAHADAT HAZRAT IMAAM ALI RAZA (AS)

نوحہ

امام علی رضاؑ

برائے ۲۳ ذیقعدہ

مسموم ہوئے لخت دل ساقی کوثر وا حسرت و درد ا
موسیٰ رضا مومنوں کے آٹھویں رہبر وا حسرت و درد ا

مامون نے پہلے تو مدینہ سے بلایا نانا سے چھڑایا
پھر زہر دیا اپنا ولیعہد بنا کر وا حسرت و درد ا

لکھا ہے کہ ایک روز قریب اپنے بلا کر عزت سے بٹھا کر
انگور بہ اصرار دیئے زہر ملا کر وا حسرت و درد ا

گو علم تھا پر مرضی حق سے رہے مجبور اور رکھا لیے انگور
کھاتے ہی جسے شاہ کی حالت ہوئی ابتر وا حسرت و درد ا

پھیلا اثر اڑنے لگا رنگ رخ پُر نور اور رکھدیئے انگور
پھر آب انار آہ دیا زہر ملا کر وا حسرت و درد ا

اٹھ کر چلے فوراً ہی تو ماموں نے پوچھا ہے قصد کہاں کا
فرمایا وہاں جاتا ہوں بھیجا ہے جہاں پر وا حسرت و درد ا

یہ کہتے ہی واپس ہوئے بیت الشرف آقا افسوس کی ہے جا
دنیا سے اسی شب کو سدھارے سوئے کوثر وا حسرت و درد ا

تئیسویں ذیقعدہ جمعرات کے دن آہ محشر ہوا برپا
سنہ دو صد و سہ ہجری میں ماتم ہوا گھر گھر وا حسرت و درد ا

گو ڈیڑھ برس بعد میں اے فکر رہے ہم، لیکن یہ رہا غم
مشہد کی زیارت نہ ہوئی پھر بھی میسّر وا حسرت و درد ا

SHAHADAT HAZRAT IMAAM MOHAMMED TAQI (AS)

برائے امام محمد تقی علیہ السلام

۲۹ ذیقعدہ

جوانی روئے گی جن پر سدا وہ کشتۂ غم
نویں امام محمد تقی شہ عالم
جدا پدر سے ہوئے پانچ سال کے سن میں
گئے امام رضائے غریب سوئے عجم
رہے مدینہ میں چھ سال باپ سے چھٹ کر
کہ معتصم نے بلایا عراق میں بہ ستم
رکھا بہ عزت و توقیر پہلے پاس اپنے
دلایا کھانے میں پھر شاہ دیں کو زہر ستم
ہے دوسری یہ روایت تھا زہر شربت میں
کہ جس سے راہیٔ جنت ہوئے امام نہم
تھی زوجہ آپ کی مامون رشید کی دختر
اس امّ فضل کے ہاتھوں ہوا یہ ظلم و ستم
غرض کہ قاتلِ حضرت ہے معتصم باللہ
دیا ہو کھانے میں یا شربتِ انار میں سم
سہ شنبہ اور تھی انتیس ماہ ذی قعدہ
سدھارے دو صد و بستم میں شاہ سوئے ارم
ہوئی ہے زندگی دشوار ہند میں اب تو
بلا و فکر کو روضہ پہ یا شہ عالم

SHAHADAT HAZRAT IMAM MOHAMMED BAQER (AS)

نوحہ

حضرت امام محمد باقر
۷ ذی الحجہ

شہادت پا گئے زہر دغا سے پانچویں رہبر
امام انس و جن حضرت محمد باقر اطہر
ہشام ابن ملک جب آپ سے کچھ بحث کرتا تھا
شکست اس کو برابر دیتا تھا وہ ابن پیغمبر
کدورت کے سبب بہر طلب اک روز ظالم نے
کیا گھوڑا روانہ زین اسم آلود کسوا کر
سنا جس دم سواری آئی ہے دربار شاہی سے
حرم سے مل کے نکلے اور بیٹھے پشت مرکب پر
اثر پھیلا جسد میں زہر کا مرکب پہ جب بیٹھے
ہوا مائل بہ سبزی چند ساعت میں تن انور
دوشنبہ سات ذی الحجہ سنہ اک سو سولہ ہجری تھے
اٹھا دنیا سے جب نور نگاہ عابد مضطر

سہ شنبہ پندرہ ماہ رجب تھی سال ستاون
ہوا تھا فکر جب پیدا وہ ابن ساقی کوثر

SHAHADAT HAZRAT MUSLIM IBNE AQEEL (AS)

نوحہ

۹ ذی الحجہ

حضرت مسلم ابن عقیل

داخل کوفہ ہوا جب نائبِ سلطانِ دیں
ازرہِ مکر آئے بیعت کو ہزاروں مشرکیں

لے لی بیعت کوفیوں سے حضرت مسلم نے جب
نامہ اک بہرِ طلب بھیجا سوئے سلطان دیں

بعد اس کے ہو گئے سب اہلِ کوفہ منحرف
اور برائے قتلِ مسلم آ گئی فوج لعیں

عالمِ تنہائی شدتِ پیاس کی جائیں کہاں
اب کہیں ڈھونڈے سے بھی جائے اماں ملتی نہیں

اتفاقاً راہ میں جب خانۂ طوعہ ملا
تب کہا پانی پلا دے بہرِ ختم المرسلیں

جامِ پانی کا پلا کے مومنہ نے با ادب
آپ سے نام و نشاں پوچھا بآوازِ حزیں

بعد اصرار اس سے حالت بیکسی کی جب کہی
سنتے ہی نام اپنے گھر میں لے گئی وہ پاک دیں

رات بھر مہماں رہے لڑکے نے اسکے صبح کو
حاکمِ کوفہ سے کہہ کر بھیج دی فوج لعیں

گھر سے نکلے سنتے ہی گھوڑوں کی ٹاپوں کی صدا
اور کھینچی تیغ بہرِ قتل فوج مشرکیں

ہو گئے جب آپ سے مغلوب وہ مکار سب
کر کے خس پوش اک گڑھے کو ہٹ گئے پیچھے لعیں

لڑتے لڑتے حضرت مسلم گرے اس غار میں
حملہ ور نیزوں سے بیکس پر ہوئے اعدائے دیں

بعد قتل اک رسیماں سے پائے میت باندھ کر
کھینچتے پھرتے تھے بازاروں میں کوفہ کے لعیں

کر دعا اے فکر خالق سے کہ مر جانے کے بعد
قبر کو مل جائے نزد روضۂ مسلم زمیں

QASEEDAH WILADAT IMAM E ZAMANA (AS)

قصیدہ نیمۂ شعباں

مسیحا اب خبر لے، حالتِ بیمار ابتر ہے
فلک کو بھی ہے اک چکر سا اسکے سر کی گردش سے

پھریں ہیں پتلیاں ساقط ہیں نبضیں دم لبوں پر ہے
خموشی سے مریضِ غم کی آئینہ بھی ششدر ہے

نفس کی آمد و شد بند ہوتی ہے کوئی دم میں
تغیر سے نہیں خالی زمانے کی کوئی شئے بھی

عرق آلود پیشانی ہے ٹھنڈا جسم لاغر ہے
وہ گل صرفِ خزاں ہو جائے گا جو تازہ و تر ہے

ہے عالم نزع کا ٹھہریں ہیں نظریں رخ پہ ہے زردی
ہویدا ہے ہر اک شئے سے سماں گورِ غریباں کا

ہجوم بیکسی و یاس و حسرت گردِ بستر ہے
زمیں سے آسماں تک ایک سناٹا سراسر ہے

سرہانے سے اٹھے جاتے ہیں احباب و اعزا بھی
فلک پر کہکشاں یا قبر پر چادر ہے پھولوں کی

بجھی جاتی ہے شمع زیست بے احساس پیکر ہے
لحد پر شمع ہے، یا آسماں پر ماہ انور ہے

فنا کے بحر میں عمر دو روزہ ختم ہوتی ہے
اداسی آسماں سے تا زمیں کچھ چھائی ہے ایسی

یہ وہ کشتی ہے جس میں بادباں ہے اور نہ لنگر ہے
کہ جاتی ہے نظر جس سمت اودھر اک ہو کا منظر ہے

بہا کر اشکِ حسرت شمع بالیں تو ہوئی رخصت
چراغ زندگی گل ہو رہا ہے، صبح ہوتی ہے

کشاکش میں ترا بیمار اب بالائے بستر ہے
ارے او پردہ پوش ابتو خبر لے جاں لبوں پر ہے

وہ حالت ہو گئی ہے اب کہ شبنم بھی ہے اشک افشاں
خبر بھی ہے تجھے کیونکر گذاری رات آنکھوں میں

کھلی ہے آنکھ، حسرت میں ہر اک انجم منور ہے
نقابِ رخ الٹ دے صبح کا تارا فلک پر ہے

بھڑکتے ہیں جگر کے داغ عکسِ ماہِ کامل سے
نہیں ہے روشنی کم کم یہ سیل اشک ہے جاری

ہے چنگاری دل سوزاں کو جو تابندہ اختر ہے
مریض غم پہ گریاں صبح کا تابندہ اختر ہے

ہیں آثارِ سحر اب مطلع پر نور اک پڑھ دو
کہ تارے ڈوبتے ہیں آمدِ خورشید خاور ہے
وفورِ شوق مے سے خون گویا آتشِ تر ہے
دلِ میکش بھی اک یاقوت ربّانی کا ساغر ہے
ہٹا مے خانۂ عالم سے پردہ رات کا ساقی
نہاں نظروں سے کیوں اب بادۂ گلگوں کا ساغر ہے
کھڑے ہیں صف بصف سب میکشانِ بادۂ الفت
ہر اک کے ہاتھ میں یاقوتِ رمانی کا ساغر ہے
ازل سے شیفتہ ہوں میکدہ کا تیرے اے ساقی
پلا دے مے کہ جو غیرت دہ تسنیم و کوثر ہے
گلستاں میں چلی بادِ سحر، سبزہ نے کروٹ لی
نہالانِ چمن جنباں ہیں، خندہ ہر گل تر ہے
مریضِ نیم جاں کو جس نے آکر دی توانائی
نہ جانے روح سیلانی ہے یا وہ بادِ صرصر ہے
نہ کیوں ہو نیمۂ شعبان کو دل بشاش ہر اک کا
یہی روزِ ظہورِ قائمِ آلِ پیمبرؐ ہے

وہ ٹوٹا قفلِ خاموشی مریضِ شامِ فرقت کا
صدائے عجّل اللہ ظہورہ اس کے لب پر ہے
پڑھو اے فکرؔ تم بھی جوش میں اک مطلع تازہ
کہ صبحِ نیمۂ شعباں ہے اور پر لطف منظر ہے
ولادت سے تری اے شاہ کل عالم منور ہے
ترا نورِ امامت رشکِ نورِ ماہ و اختر ہے
تو ہی ہے ناخدائے بحر و برائے ہادیِ دوراں
تو ہی تو اب جہازِ امتِ عاصی کا لنگر ہے
تو ہی ہے عیسیٰ دوراں تو ہی ہے کعبہ دوراں
تو ہی مقصودِ عالم ہے، تو ہی محبوبِ داور ہے
تو ہی ہے طورِ عرشِ حق تو ہی زینت دہِ کرسی
تجھ ہی سے ضوفگن ہر مسجد و محراب و منبر ہے
محمدؐ کا تو ہی پیغام بھی ہے اور مشابہ بھی
نبوّت ختم تھی اُن پر امامت ختم تجھ پر ہے
اشارہ سے نبی نے شق کیا تھا گر مہ کامل
تو تیرے حکم کا بھی منتظر خورشید خاور ہے

ظہورِ نورِ حیدر گو کہ کعبہ سے ہوا لیکن
نکلنا تیرا پردے سے طلوعِ مہرِ محشر ہے

LAST PAGE

قصیدہ دیگر نیمۂ شعبان

نسیم صبحدم آئی کھلے غنچے گلستاں میں
ہوا بیدار سبزہ کروٹیں لے کر بیاباں میں

تماشا دیکھنے کو چرخ نے الٹی نقاب شب
ستارہ صبح کا چمکا بڑھی ضو مہر تاباں میں

مریضانِ شبِ فرقت نے بدلیں کروٹیں پیہم
نسیم صبح کے جھونکوں نے جنبش دی رگِ جاں میں

گذاری تھی عجب عالم سے مر مر کر شب فرقت
بڑھی طاقت سحر کے ہوتے ہی بیمار ہجراں میں

ہوئیں خاموش شمعیں رک گئے بہتے ہوئے آنسو
بُرودت پہنچی کافورِ سحر سے قلبِ سوزاں میں

دل بیمار ٹھہرا اور رُکے جھونکے ہواؤں کے
رکیں موجیں، کمی ہونے لگی دریا کے طوفاں میں

نسیم صبح گاہی نے خرام ناز سے چل کر
کچھ ایسی پھونکدی اک روح تازہ جسم بےجاں میں

درختوں پر سنہرا رنگ سورج کی شعاعوں سے
عنادل کی وہ نغمہ سنجیاں صحن گلستاں میں

وہ تکبیروں کے نعرے گونج اٹھیں مسجدیں جس سے
وہ تہخانوں میں ناقوسی صدائیں یاد جاناں سے

حسینان جہاں کا کروٹیں لینا سر بستر
وہ بل کچھ اور بھی غصہ میں پڑنا زلف پیچاں میں

حسینوں کی نگاہوں سے الجھنا وہ شعاعوں کا
شکن رہ رہ کے پڑنا وہ جبین رد ئے تاباں میں

ستاروں کا چھپانا منہ ادھر گردوں کے دامن سے
اُدھر سرڈالنا شبنم کا وہ خود اپنے گریباں میں

عنادل کا چہکنا اور وہ ہنسنا کھلتی کلیوں کا
چمک شبنم کے قطروں کی وہ سبزہ ہر گلستاں میں

چٹک غنچوں کی سنکر میں نے توبہ توڑنا سیکھا
ادھر آ، ساقی پیماں شکن اب بزم رنداں میں

تجھے اس صبح کا صدقہ پلا دے آج تو اتنی
کہ مے ہی مے نظر آنے لگے ہر سو بیاباں میں

مرے ساقی میں پیاسا رہ گیا گر آج محفل میں
لگے گا بدنما دھبہ یہ اک کوثر کے داماں میں

نظر کے سامنے جو آتش تر اور ساغر ہے
لگی ہے اور بھی کچھ آگ اس سے قلب گرداں میں

پھنکا جاتا ہوں ساقی جلد دے کچھ جام بھر بھر کے
کہ پڑھ دے فکر مطلع دوسرا بزم سخنداں میں

بتا اے نیمۂ شعباں ہے آمد کس کی شعباں میں
مکمل ہو گیا ہے نور جس سے ماہ تاباں میں

ملائک کارواں در کارواں نازل ہوئے ہیں کیوں
مبارکباد کا غل ہو رہا ہے حور و غلماں میں

زمین و آسمان و لوح و عرش و کرسی و جنت
جسے دیکھو وہی ہے تہنیت خوانی کے ساماں میں

جناب نرجس خاتون کو حلقے میں لیے حوریں
کھڑی ہیں انتظار آمد مہدی دوراں میں

ہوا برج حمل سے جب کہ طالع نیر تاباں
مکمل ہو گیا نور امامت قلب ایماں میں

مبارک ہو ولادت اے امام عسکری اس کی
کھلا ہے بارھواں یہ پھول امامت کے گلستاں میں

QASEEDAH IMAM MOHAMMAD BAQAR (AS)

قصیدہ در مدح امام محمد باقرؑ

کروں میں اس امامِ پاک کی حمد و ثنا کیوں کر
شرف ہے خاندانی جس کا ہر معصوم سے بہتر
لقب پایا تھا زین العابدیں کا باپ نے جس کے
تھی جس کی ماں بھی بنتِ مرتضیٰ فرزند پیغمبرؐ
اگر نانا کو بٹھلاتے تھے کاندھے پر رسول اللہ
تو دادا کے لیے ناقہ بنے مسجد میں پیغمبرؐ
علی کے بعد پھر نانا امامت پر ہوئے فائز
توجد کی نسل میں ہیں نو۹ امام طاہر و اطہر
امام ابن امام، ابن امام، ابن امام اس کی
کرے کیونکر بیاں توصیف مجھ سا خاطی و احقر
علی مرتضیٰ شیر خدا پر دادا پر نانا
امام اولیں، زوج بتول و نفس پیغمبرؐ
ہیں دادی بنتِ کسریٰ شاہزادی ملک فارس کی
تو پردادی جناب احمد مرسل کی ہیں دختر
رسول اللہ جن کے واسطے اٹھتے تھے تعظیماً
رہے گا آخری فرزند قائم جن کا تا محشر
فضائل شاہزادی کے بیاں کیوں کر کرے کوئی
خدیجہ محسنِ دیں سابق الاسلام کی دختر

وہ خاتونِ معظم ناز تھا جن پر طہارت کو
گواہی آیۂ تطہیر نے دی عرش سے آکر
یہی وہ ذات ہے جس پر بزرگی ناز کرتی ہے
نساء العالمیں کی سیدہ اور شافع محشر
نبی سب کے لیے تھے ہادیٔ برحق زمانے میں
نساء العالمیں کے واسطے تھیں فاطمہ رہبر
زنانِ دہر میں تبلیغ کیوں کر سے نبی کرتے
رہیں مصروفِ درس اپنے عمل سے فاطمہ اکثر
کوئی عورت نبوت پر نہیں فائز ہوئی ورنہ
میں کہہ دیتا ہیں زہرا، آیۂ تطہیر پڑھ پڑھ کر
ہوئے تھے کربلا میں قید ہمراہ پدر یہ بھی
رسن بستہ گئے اہلِ حرم کے ساتھ یہ در در
یہی وہ ہیں جنھیں پہچان کر جابر نے بچپن میں
دیا مژدہ امامت کا پس پیغام پیغمبرؐ
تھا دعوائے امامت زید کو آئے مقابل میں
کی تصدیق ان کی کارونے، شجر نے، بول اٹھا پتھر
گلے میں کینسر، پانی بھی مشکل سے اترتا تھا
کرو آسان مشکل فکر کی یا باقر اطہر

Syed Wirasat Ali Saheb
(Fikr* Lucknawi)



Fikr* Lucknawi ka eik sheir jo unhoN ne
apni alaalat ke aakhri ayyaam meiN kaha tha.

Gale mein cancer paani bhi mushkil se urarta hai

Karo asaan mushkil fikr ki ya Baqar-e-athar (AS).*

Qitaey Tareekh'e wafaat:

SHAMBEY KE ROAZ DASVEEN SITAMBER KO NAU BAJE

MAUT AAI CANCER SE MARAZ THA JO LA'ILAAJ

ASGHAR KO EESWI MEIN YEH RIZWAN NE DII KHABAR

JANNAT MILI ALI (AS) SE WIRASAT ALI KO AAJ

Mirza Asghar Hussain Changezi

مومنین ایک سورۂ فاتحہ سے مرحوم کی رُوح کو شاد فرمائیں

www.wirasatali.com Email: info@wirasatali.com